© rasailojaraid.com

کیا، کچھ ڈھونڈنا نہیں چاہیے۔ اگلے لوگوں نے جن میں سب کے سرتاج امام حجۃ الاسلام غزالیؒ ہیں اور سب کے آخر شاہ ولی اللہ صاحبؒ ہیں ان کی نسبت بھی ان کٹھ ملاؤں نے اسرارِ دین کے بیان کرنے کے سبب سے بہت سے کفر کے فتوے دیے ہیں۔ ان فتوؤں سے ان کا تو کچھ نہیں بگڑا مگر ان کٹھ ملاؤں کی ہنڈیا میں جو تھا وہی ان کے چمچوں میں نکل آیا۔[۶]

"ان فتوؤں سے کیا ہوتا ہے؟ بقول مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب کے کہ گوزِ شتر کے برابر بھی کچھ وقعت نہیں رکھتے۔ پہلے وہ خود تو مسلمان ہو لیں جب دوسروں کی تکفیر کریں۔"[۷]

مندرجہ بالا تمام حوالہ جات موضوع زیرِ بحث کے پس منظر پر ایک ہلکی سی روشنی ڈالتے ہیں جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ سرسید کے خلاف فتاویٰ کفر کی بنیاد میں انگریزی تعلیم کی مخالفت کا جو تصور ہمارے ذہنوں میں پرورش پا چکا ہے اس کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں اور یہ محض غلط فہمی پر مبنی ہے۔

حوالہ جات

۱ مکاتیب شبلی (حصہ اول)، مطبع شاہی لکھنؤ (۱۹۱۶)، ص ۱۴۲۔

۲ موجِ کوثر، شیخ محمد اکرام، فیروز سنز لاہور، ص ۷۶۔

۳ ایضاً، ص ۷۷-۷۸۔

۴ تبیین الکلام فی تفسیر التورات والانجیل، سرسید (جلد دوم)، ذاتی پریس سرسید قاضی پور علی گڑھ ص ۱۴۱-۳۴۱ (۱۸۶۳/۱۸۶۵)،

۵ احکام طعام اہل کتاب، سرسید، مطبع منشی نول کشور کانپور (۱۸۶۸)، ص ۱۷۔

۶ مسافران لندن، سرسید، مجلس ترقی ادب لاہور (۱۹۶۱)، ص ۴۲۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۷ خطوط سرسید مرتبہ سر راس مسعود، نظامی پریس بدایوں (۱۹۲۴)، ص ۷۱۔
۸ موجِ کوثر، ص ۷۹-۸۰۔
۹ حیاتِ جاوید، الطاف حسین حالی، انجمن ترقی اردو، دہلی (۱۹۳۹)، حصہ دوم، ص ۲۳۵۔
۱۰ مجموعہ لکچرز و اسپیچز نواب محسن الملک، فی ل کشور گیس پرنٹنگ ورکس پریس لاہور (۱۹۰۴)، ص ۵۰۸۔
۱۱ ایضاً، ص ۴۱۲۔
۱۲ حیاتِ جاوید (حصہ اول)، ص ۲۰۴۔
۱۳ بحوالہ مضحکات و مطائبات سرسید، خیر علی خاں سرخوش، مطبوعہ لاہور (طبع اول) حصہ دوم، ص ۳۳۔
۱۴ موعظۂ حسنہ، ڈپٹی نذیر احمد دہلوی، مجلس ترقی ادب لاہور (۱۹۶۳)، ص ۱۹۹-۲۰۰۔
۱۵ خطوط سرسید، ص ۳۲۹۔
۱۶ مکمل مجموعہ لکچرز و اسپیچز سرسید، مصطفائی پریس لاہور (۱۹۰۰)، ص ۱۵۳۔
۱۷ حیات جاوید (حصہ دوم)، ص ۲۸۲۔
۱۸ ایڈریس اور اسپیچیں متعلق ایم اے او کالج علیگڑھ مرتبہ نواب محسن الملک، علیگڑھ انسٹی ٹیوٹ پریس (۱۸۹۸)، دیباچہ ص ۳۔
۱۹ موجِ کوثر، ص ۸۰۔
۲۰ حیاتِ جاوید (حصہ دوم)، ص ۲۴۵-۲۴۶۔
۲۱ مقالات سرسید، مجلس ترقی ادب لاہور، جلد دہم (۱۹۶۲)، ص ۵۶۔
۲۲ تہذیب الاخلاق علی گڑھ، ۱۵ جمادی الاول ۱۲۹۰ھ، ص ۷۲۔
۲۳ مضحکات و مطائبات سرسید (حصہ اول)، ص ۹۱۔ (۲۴) حیاتِ جاوید (حصہ دوم)، ص ۲۵۱
۲۵ ایضاً، ص ۱۵۴۔ (۲۶) تہذیب الاخلاق (جلد دوم)، مطبوعہ لاہور، ص ۵۱۶
۲۷ مقالاتِ سرسید (جلد ہفتم ۱۹۶۲)، ص ۲۸۸ (۲۸) ایضاً جلد پانزدہم (۱۹۶۲)، ص ۱۵۸
۲۹ خطوط سرسید، ص ۸۷ (۳۰) تہذیب الاخلاق (جلد دوم)، ص ۱۶۶
۳۱ مقالاتِ سرسید (جلد ہفتم)، ص ۲۸۷۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خانوادۂ ولی اللہی کی زیریں شاخیں،
اور اُن کے نسبی سلسلے

از مولانا نورالحسن راشد کاندھلوی :

(۲)

نسب نامہ مولانا مولوی عبدالحئی صاحب رحمۃ اللہ علیہ[1]

مورث اعلیٰ مولوی معین الدین صاحب معروف بہ شاہ اجمیری۔ ان کے دو لپسر یکے مولوی شاہ نوراللہ، دوسرے مولوی نیقراللہ، ایک دختر مسماۃ عائشہ، بیان مسماۃ عائشہ کہ ان کی شادی ہوئی شیخ علیم الدین سے، از بطن مسماۃ رحمت مولوی نوراللہ اور ایک دختر عائشہ پیدا ہوئیں، مولوی نوراللہ کی شادی ہوئی مسماۃ بی بی امیرہ بنت مولوی شمس الحق سے، مولوی نوراللہ کی بود و باش اور مکان موضع پھلت میں تھا، مگر بسترفاء اہل قصبہ بڈھانہ کو اعتقاد و علم بہت ہوا، (تو) ان کی بود و باش، وہاں یعنی بڈھانہ کی ہوئی، چنانچہ اس کی تاریخ یہ ہے

"اے آمدنت باعث آبادی ما"
۱۱۳۸ھ

انھوں نے چہار لپسر اور سہ دختر چھوڑیں، اور اہلیہ ان کی روبرو ان کے وفات پا گئی تفصیل اولاد کی یہ ہے، مولوی عطاء اللہ پسر کلاں، ہبتہ اللہ، عطیتہ اللہ، فضل اللہ، جمیمہ، حبیبہ مولوی عطاء اللہ کی شادی ہوئی مسماۃ امیۃ ہمشیرہ محمد احسان خاندان محمد فائق میں ان کی اولاد ایک دختر مسماۃ امت القادر عرف ننھو پیدا ہوئیں۔ ان کی شا

---

[1] اصل نسخہ میں یہاں مولانا عبدالقیوم صاحب کا نام تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

محمد صادق پسر محمد فائق سے ہوئی اور وہ لا ولد گئیں، اور مولوی عطاء اللہ صاحب کا انتقال شادی متصل سرونج میں ہوا، چنانچہ قبر ان کی وہاں پر موجود ہے، اور سوا ذی دو صد بیگہ آراضی وہاں بطور جاگیر سرکار نواب منظفر خاں صاحب سے عطا ہوئی تھی۔

اور میاں عطیۃ اللہ کی شادی ہوئی امینت دختر احمد، ہمشیرہ محمد نواز سے، ان کی اولاد مساۃ خیر النساء کی شادی ہوئی مسمی جھنڈو، والد مساۃ فخر النساء زوجہ حمایت علی سے ---- اور آخیر میں میاں عطیۃ اللہ نے بود و باش شہر ناگپور میں اختیار کی تھی، اور معاش ان کی وہ موضع جاگیر سرکار راجہ رگوجی نے عطا کی تھی، انھوں نے وہاں شادی کی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی احمد اللہ صاحب۔ سید صاحب کے ساتھ آخر لڑائی میں شہید ہو گئے۔[1] اور ایک دختر رحیم النساء لا ولد مرگئی، اور خود میاں عطیۃ اللہ فوت ہو گئے، اور کاروبار درہم برہم ہو گیا۔

میاں فضل اللہ کی شادی ہوئی مساۃ عزیزا بنت مولوی جعفر، خاندان محمد انور (سے)، اولاد ہوئی ان کے دو پسر ایک جلال الدین دوسرے صلاح الدین، اور سہ دختر فاضلہ، واصلہ، زہرہ، میاں جلال الدین کی شادی ہوئی مساۃ قمر النساء بنت محمد انور سے، (وہ) لا ولد فوت ہوئے۔ صلاح الدین کی شادی ہوئی مساۃ حیات النساء بنت حافظ احمد الدین (سے)، اور وہ ہمراہی سید صاحب شہید ہو گئے، اور زوجہ ان کی موجود ہیں کچھ اولاد نہیں ہوئی۔

مساۃ فاضلہ کی شادی ہوئی مسمی قمر الدین بن محمد انور سے، میاں قمر الدین ہمراہی سید صاحب شہید ہو گئے، اور مساۃ فاضلہ اپنے گھر پر فوت ہوئیں، اور اولاد سہ پسر، اور دو دختر ہوئیں، ایک پسر ناصر الدین، اور ایک پسر حافظ محی الدین، اور ایک پسر مولوی محمد ایوب، اور دو دختر ایک مساۃ امیرہ والدہ مولوی رفیع الدین، ماموں ناقل خود الموسوم بہ عبدالحی (کذا؟) دوسری دختر

---

[1] مولوی احمد اللہ صاحب کے تعارف کے لیے رجوع فرمائیے۔ جماعت مجاہدین، چودھری غلام رسول مہر، صفحہ ۲۲۳ کتاب منزل۔ لاہور۔ ن۔ ر۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رابعہ، ناصر الدین کی شادی ہوئی مسماۃ زینب بنت حمید الدین سے، وہ روبرو والدین اور زوجانی کے ہمراہی جناب سید صاحب شہید ہوئے۔ اور حافظ محی الدین کی شادی ہوئی مسماۃ مریم بنت حافظ نظام الدین سے، ان سے دو پسر ایک عبدالہادی، دوسرے حافظ شمس الدین، اور دو دختر امۃ الرؤف دوسری جنت، مسمی عبدالہادی کی شادی ہوئی مسماۃ فاطمہ بنت حافظ شہاب الدین سے، ان کے دو پسر ہوئے پہلے حافظ عبدالرحمان، دوسرے حافظ عطاء اللہ پیدا ہوئے، اور مسمی حافظ شمس الدین کی شادی مسماۃ تقیہ بنت سعید الدین سے ہوئی، اور امۃ الرؤف کی شادی ہوئی مسمی محمد عمر بن غلام محمد سے، اور مسماۃ جنت کی شادی ہوئی حافظ فقیہ الدین بن سعید الدین سے۔

بیان ہبۃ اللہ کا:- بمقام بڈھانہ پیدا ہوئے، اور بعمر قریب ستر برس بقافلہ سید احمد صاحب براہ حج بمقام کلکتہ انتقال فرمایا، اور اندرون کوٹھی منشی امین الدین مدفون ہوئے۔ ان کی شادی مسماۃ ذکیہ بنت علیم الدین سے ہوئی تھی، اور مسماۃ ذکیہ کی والدہ کا نام عائشہ بنت مولوی معین الدین تھا۔

اور شیخ ہبۃ اللہ کے ایک بیٹی اور ایک بیٹا پیدا ہوا، بیٹی کا نام واجدہ تھا، اور بیٹے کا نام مولانا عبدالحی صاحب تھا، اور مسماۃ واجدہ کی شادی حافظ کمال الدین سے ہوئی تھی اور مولانا عبدالحی صاحب نے تیسری شادی مسماۃ واصلہ بنت شیخ فضل اللہ سے کی، ان سے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا پیدا ہوا، ایک بیٹی کا نام عابدہ تھا، دوسری کا عائشہ بعمر سہ سالہ بسفر حج اندر جہاز انتقال کر گئی، تیسری بیٹی فاطمہ، ان کی شادی مولوی محمد عمر بن مولانا محمد اسمٰعیل سے ہوئی اور وہ لاولد گئیں، مکہ معظمہ میں انتقال فرمایا، اور مسماۃ عابدہ کی شادی شیخ قیام الدین عرف اللہ دیا بن شیخ کمال الدین سے ہوئی تھی، اور مسماۃ عابدہ نے بمقام ٹونک انتقال فرمایا، اور ان کی ایک بیٹی امۃ اللہ تھیں، اور مسماۃ امۃ اللہ کی شادی حافظ سلیمان بن حافظ عثمان سے ہوئی، ان سے دو پسر اور ایک دختر، لڑکوں کا نام حافظ محمد داؤد، و مولوی محمد یونس ہے اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لڑکی کا نام امت القادر ہے۔

اور مولوی عبدالحی صاحب کے لڑکے کا نام مولوی عبدالقیوم صاحب ہے، ان کا تاریخی نام غلام نقی ہے۔ ۱۹ صفر شب دوشنبہ کو عشا کی اذان کے ساتھ قصبہ بڈھانہ میں پیدا ہوئے، ان کی شادی مساۃ امت الرحیم بنت مولانا شاہ محمد اسحاق سے ہوئی، اس سے دو پسر مولوی محمد یوسف و حافظ محمد ابراہیم صاحب، اور ایک دختر مساۃ سائرہ پیدا ہوئی۔

اور مولوی محمد یوسف صاحب کی اول شادی سعیدالنساء بنت اکبر علی سے ہوئی، ان بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شادی خان دوراں خاں کے خاندان میں مساۃ انجمن آرا بیگم (بنت) سید محمد ناصر امیر ساکن دہلی سے ہوئی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی محمد سلیمان اور دو دختر مساۃ میمونہ و مساۃ صبیحہ پیدا ہوئیں، مساۃ صبیحہ کا انتقال ہوگیا، میاں محمد سلیمان کی شادی خاندان شیخ عبدالقادر جیلانی میں مساۃ اصغری بیگم بنت سید جلال الدین ساکن دہلی سے ہوئی، ان سے دو پسر مسمی محمد یحییٰ، و مسمی محمد عثمان اور ایک دختر مساۃ امت الرحمٰن پیدا ہوئیں، اور انہوں نے والدین کے سامنے انتقال کیا، قلندر شاہ کے تکیہ میں قبر ہے۔

اور حافظ محمد ابراہیم کی شادی مساۃ امت القادر بنت حافظ سلیمان بن حافظ عثمان سے ہوئی، ان سے ایک پسر حافظ محمد اسمٰعیل، اور دو دختر مساۃ آمنہ و مساۃ امت الحی، دونوں لڑکیوں کا صغر سنی میں انتقال ہوگیا، میاں محمد اسمٰعیل کی شادی مساۃ میمونہ بنت مولوی محمد یوسف صاحب سے ہوئی تھی ان سے ایک دختر ام السلمیٰ اور ایک ام حبیبہ، اور ایک پسر حافظ مولوی مسمی محمد احمد پیدا ہوئے۔

اور مساۃ واصلہ کا انتقال مکہ معظمہ میں ہوا، اور مساۃ زہرہ، ان کی شادی شیخ عبداللہ بن شیخ عبدالرشید سے ہوئی تھی اور وہ بمقام مدینہ منورہ فوت ہوئیں۔ ان کی تین دختر تھیں ایک مساۃ ہاجرہ، عائشہ، امت الرحمان، مساۃ ہاجرہ نے بچپن میں انتقال کیا، اور مساۃ عائشہ نے بعد شادی بمقام جھنجانہ انتقال کیا، اور مساۃ امت الرحمان موجود ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیان دختران مولوی نور اللہ صاحب: مسماۃ ملیحہ کی شادی مولوی علاء الدین بن علیم الدین سے ہوئی، اور ان کی دو بیٹیاں تھیں، مسماۃ بتول اور مسماۃ فضیلت، اور مسماۃ بتول کی شادی شیخ محمد مراد بن شیخ محمد رشاد سے ہوئی تھی، اور ان کی ایک بیٹی اور سہ بیٹے محمد حماد، وحافظ محمد عثمان، وعبدالرزاق اور دختر مسماۃ نعمت۔ اور شیخ محمد حماد کی شادی مسماۃ راحت بنت شیخ محمد انور سے ہوئی تھی، ان کے دو پسر ہوئے عبدالرحمان و عبدالرحیم، عبدالرحمٰن رد برو دالدین بقاطلہ سید صاحب شہید ہوئے، اور عبدالرحیم باقی رہے، ان کی دو شادیاں ہوئیں، اول مسماۃ ذاکرہ بنت حافظ محمد عثمان سے (رہیں)، اول سے دو پسر پیدا ہوئے ایک محمد یوسف دوسرے محمد ابراہیم، دوسری شادی مسماۃ فاطمہ بنت عبدالعزیز سے ہوئی، ان سے ایک پسر اور ایک دختر، نام پسر کا رشید احمد نام لڑکی کا امت الرشید تھا۔

اور حافظ محمد عثمان کی شادی مسماۃ سکھن بنت فضیل سے ہوئی، اور ان کے ایک پسر اور ایک دختر ہوئی۔ نام پسر کا حافظ سلیمان، اور دختر کا نام ذاکرہ، اور حافظ سلیمان کی شادی ہوئی مسماۃ امت اللہ بنت قیام الدین عرف اللہ دیے سے، ان کی اولاد کا بیان خاندان مولانا عبدالقیوم میں تحریر ہو چکا ہے۔

اور مسماۃ ذاکرہ کی شادی مسمی عبدالرحیم سے ہوئی تھی، جس کی اولاد کا بیان اوپر ہو چکا ہے:
شیخ عبدالرزاق کی شادی مسماۃ رقیہ عرف اللہ دی بنت حافظ کمال الدین سے ہوئی تھی، ان کی ایک دختر مسمی ام سلمیٰ موجود ہے، ان کی شادی شیخ سعید الدین بن شیخ جمال الدین سے ہوئی، ان کے ایک پسر اور سہ دختر موجود ہیں، ایک حافظ فقیہ الدین، دوسرے امیر الدین، ایک لڑکی مسماۃ صفیہ، دوسری تقیہ، تیسری نقیہ۔

اور حافظ کمال الدین کی شادی مسماۃ جنت بنت حافظ محی الدین سے ہوئی، ان کے پسر اور ایک دختر فی الحال موجود ہے، ایک پسر کا نام کبیر الدین، دوسرے کا نام خلیل الدین، ا دختر کا نام نعمت عرف موتی ہے، اور مسماۃ صفیہ کی شادی محمد عمر بن عبدالواسع عرف شیخ مسیتا سے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان سے ایک پسر اور ایک دختر موجود ہے۔ اور مساۃ نقیہ کی شادی حافظ شمس الدین بن حافظ محی الدین سے ہوئی، ان سے دو لڑکیاں باقی رہیں۔

بیان مساۃ نعمت : یہ روبرو اپنے والدین کے فوت ہوئیں۔ ان کی شادی محمد سمیع بن مولوی محمد صفی بن حافظ فقیر اللہ بن مولوی معین الدین سے ہوئی۔ ان سے فقط ایک دختر مساۃ الفت النساء ہیں، اور ان کی شادی شیخ جمال الدین بن شیخ عزیز الدین سے ہوئی، ان کے دو پسر ایک شیخ معید الدین، دوسرے حفیظ الدین ہوئے۔

بیان مساۃ صبیحہ کا یہ ہے کہ شادی ان کی مولوی شیخ محمد بن شاہ ولی اللہ سے ہوئی، لا ولد فوت ہو گئیں، دہلی میں مدفون ہیں۔ بیان مساۃ جبیبہ کا : ان کی شادی ہوئی شاہ عبد العزیز صاحب سے، جن کا بیان اس سے پہلے اولاد شاہ صاحب میں تحریر ہو چکا ہے۔ اور بیان اولاد مساۃ عائشہ ہمشیرہ صاحبہ شاہ نور اللہ یہ ہے کہ ان کی شادی شیخ علیم الدین سے ہوئی، ان سے ایک پسر مسمی مولوی علاء الدین، اور سہ دختر یکے سعیدہ، دوسری صالحہ، تیسری ذکیہ۔

بیان مولوی علاء الدین کا : یہ ہے کہ ان کی شادی مساۃ ملیحہ دختر مولوی نور اللہ سے ہوئی، اور بی ذکیہ کی شادی میاں ہبتہ اللہ سے، اور بی صالحہ کی شادی میاں محمد ارشاد سے، ان کے دو پسر یکے حافظ کمال الدین، دوسرے شیخ مراد۔

بیان اولاد مساۃ سعیدہ کا یہ ہے کہ شادی ان کی میاں احمد پسر محمد حیات سے ہوئی۔ اور میاں احمد کے ایک پسر محمد انور کی شادی کریما بنت میاں محمدی ہمشیرہ سلو، اور ان کی ایک لڑکی مساۃ حمیتہ، ان کی شادی میاں عبد الرشید سے ہوئی۔ فقط۔

نور الحسن کاندھلوی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

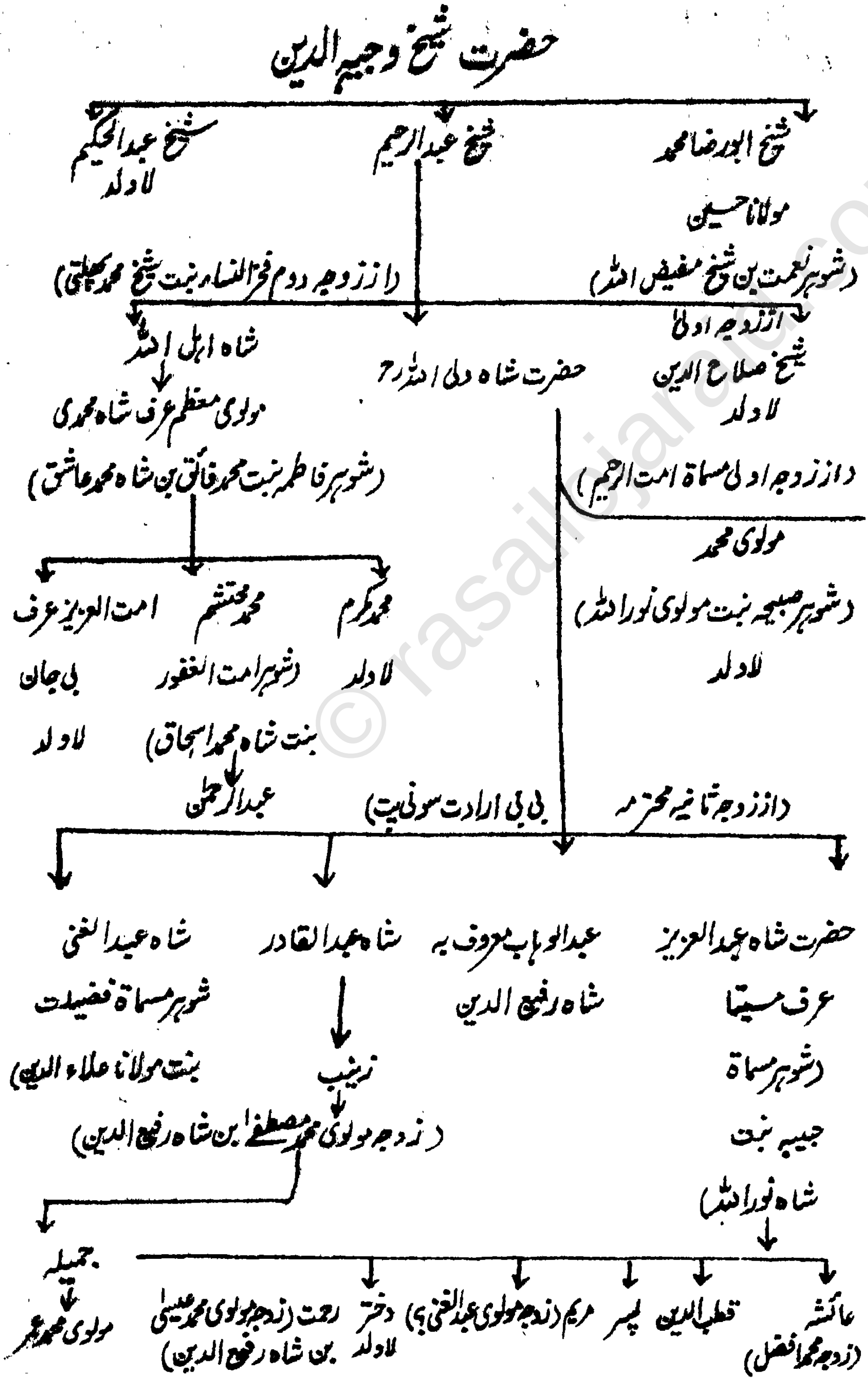

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

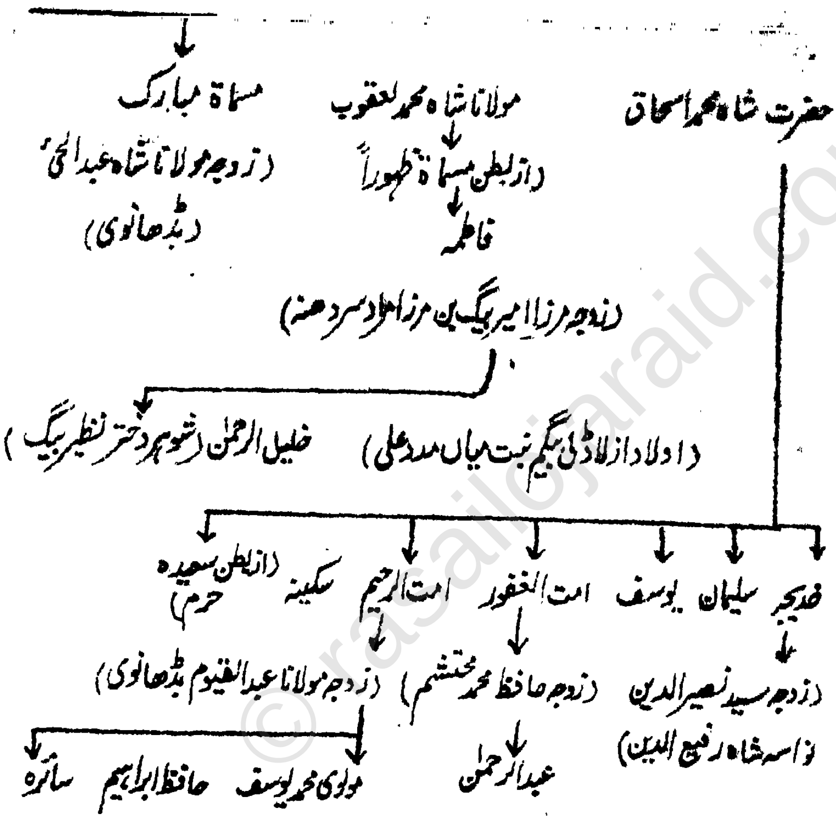

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

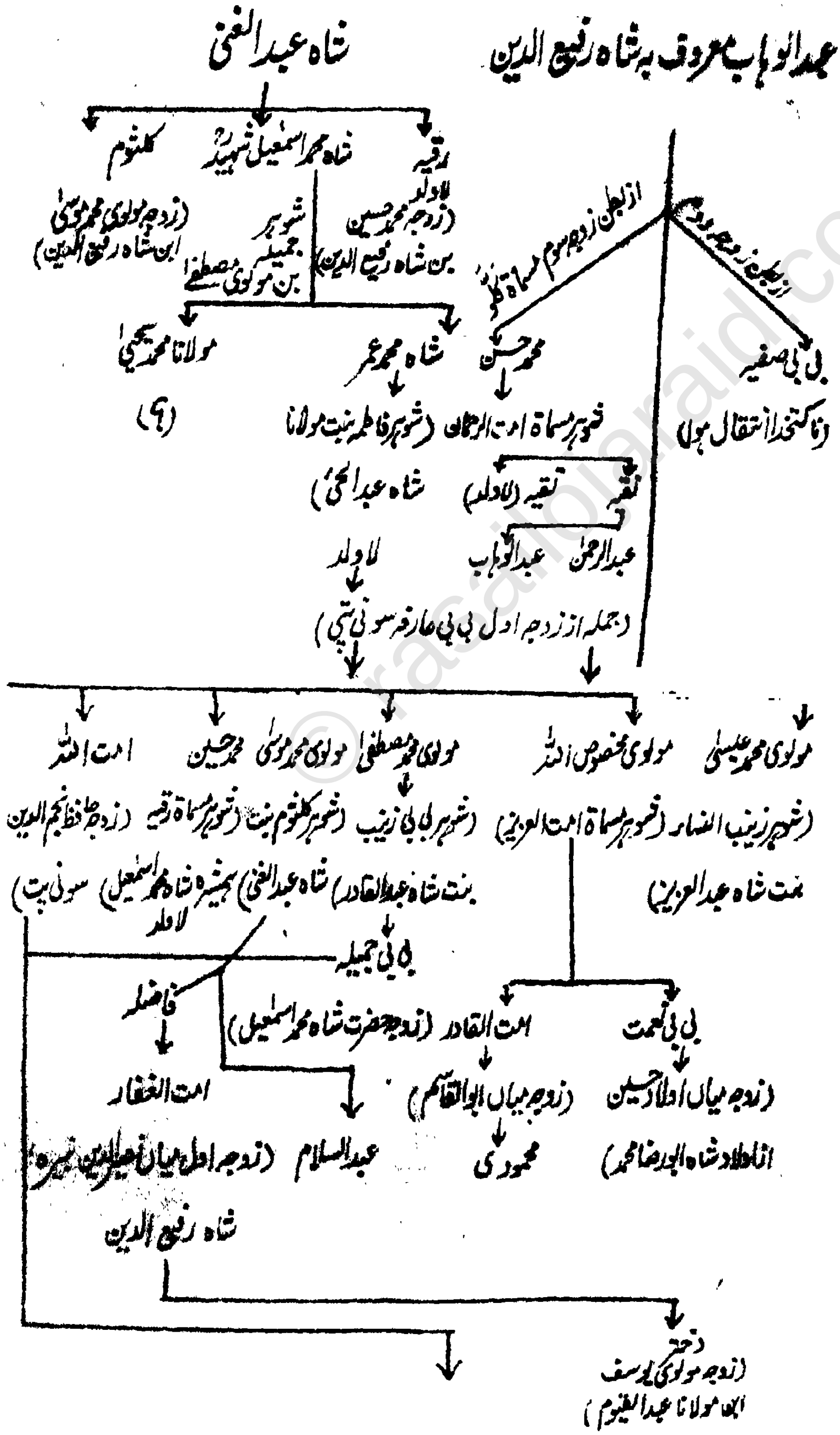

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

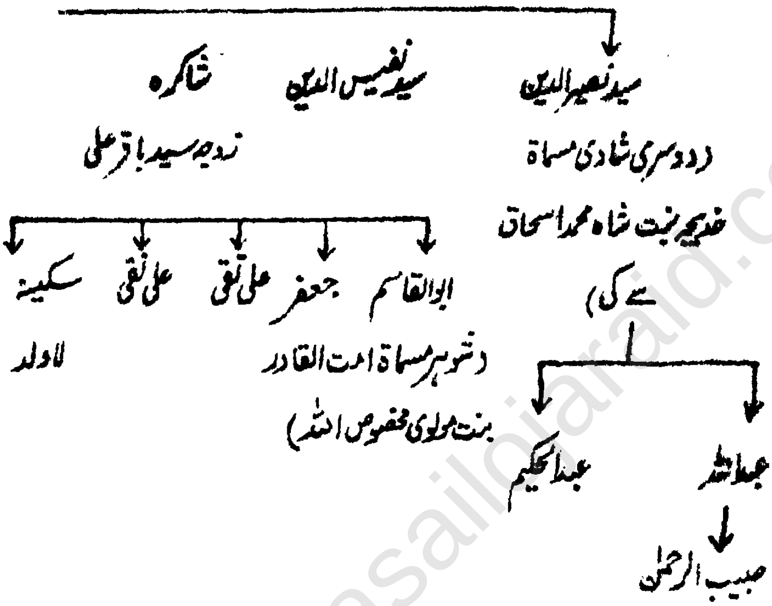

© rasailojaraid.com